بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر ونظر

ڈاکٹر سعد بن ناصر الشثری

پوپ بینی ڈکٹ کے اسلام پر اعتراضات کا جائزہ

هيئة كبار العلماء سعودی عرب کے ممتاز علما پر مشتمل ایک کونسل ہے جو سرکاری سطح پر مصروفِ عمل ہے اس کونسل سے سعودی عوام اپنے مسائل کے حل کے سلسلے میں رجوع کرتے ہیں۔ سعودی معاشرے میں علما کی اس سپریم کونسل کو انتہائی وقیع حیثیت حاصل ہے اور شرعی موضوعات پر ان کی رائے حرفِ آخر سمجھی جاتی ہے۔ یہ مایہ ناز اہل علم دیگر عالم اسلام میں پیش آنے والے مسائل کے بارے میں بھی اُمتِ مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں۔ زیرنظر تحریر اسی کونسل کے معزز رکن جناب ڈاکٹر سعد بن ناصر شَثری کی ہے۔

رمضان المبارک میں راقم کے دورۂ سعودی عرب کے دوران ریاض میں آپ سے ملاقات کے موقع پر 'محدث' کے تحقیقی معیار کو سراہتے ہوئے آپ نے اپنی یہ تحریر بطورِ خاص محدث میں اشاعت کے لئے عطا کی۔ ماہنامہ 'محدث' کے معاون اور رفیق جناب محمد اسلم صدیق کے اُردو ترجمے، بعض اضافوں اور حوالہ جات کی تخریج کے بعد یہ بحث ہدیۂ قارئین ہے۔ (حافظ حسن مدنی)

سب تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں جو کائنات کا پروردگار ہے، اور درود وسلام نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تمام انبیا اور رسولوں کے سردار ہیں!

گذشتہ دنوں کیتھولک کلیسا کے پیشوا پاپائے روم بینی ڈکٹ شانزدہم نے ۱۹ر شعبان ۱۴۲۷ھ بمطابق ۱۲ر ستمبر ۲۰۰۶ء بروز سوموار جرمنی میں ریگنز برگ یونیورسٹی کے طلبہ سے 'عقائد اور منطق' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے اسلام کے متعلق متعدد باطل شبہات کا اظہار کیا، جس کی وجہ سے ایک دفعہ پھر پوری دنیا ہنگامی صورتِ حال سے دوچار ہوگئی اور اقوامِ عالم بالعموم اور اُمتِ مسلمہ بالخصوص سراپا احتجاج بن گئی۔ پوپ نے پیغمبر انسانیتؐ کے متعلق بازنطینی بادشاہ مینوئل دوم کے برخود غلط جملوں کا حوالہ دیا جو اس نے چودہویں صدی عیسوی میں ایک ایرانی عالم کے ساتھ اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر مناظرہ کے دوران کہے تھے۔ غورطلب امر یہ ہے کہ پوپ نے مینوئل کے ان گستاخانہ جملوں پر کسی قسم کے تبصرہ کے بغیر محض

www.KitaboSunnat.com

اُنہیں ذکر کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ پوپ کا مینوئل دوم کے ان فقروں کو اپنے خیالات کی تائید میں پیش کرنا اس بات کا غماز ہے کہ وہ شعوری طور پر اُنہیں صحیح سمجھتے ہیں۔ دنیا بھر میں شدید احتجاج کے بعد پاپائے روم کی طرف سے جس انداز سے معافی مانگی گئی اور ان کی تقریر کو غلط سمجھنے کا جو بہانہ تراشا گیا، وہ عذرگناہ بدتر از گناہ کے مترادف ہے!

ہر انصاف پسند محقق اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ کسی مذہب کے متعلق معلومات کے لئے اس کے مخالفین کے الزام کو حوالہ کے طور پر پیش کرنا علمی دیانت کے تقاضوں کے سراسر منافی ہے۔ آج اسلام کے دو بنیادی ماخذ (Sourses) قرآن وسنت کی شکل میں دنیا کے سامنے موجود ہیں اور ان کی طرف رجوع کرنا بھی ہر ایک کے لئے ممکن ہے، ان کی موجودگی میں پوپ کا اسلامی نظریات کی تحقیق میں اسلام کے ایک کٹر مخالف کی بات کو پیش کرنا علمی بددیانتی کا مظہر اور غیر معروضی اندازِ تحقیق پر مبنی رویہ ہے۔ نیز غیر معتبر مصادر کی بنیاد پر باطل اتہامات کا تبادلہ انسانی مصالح کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ اس پس منظر میں نہایت ضروری ہے کہ دین اسلام کی اصل حقیقت کو واضح کیا جائے اور پوپ کے اسلام پر غلط اعتراضات و بہتانات کی قلعی کھولی جائے۔ ذیل میں اُٹھائے گئے اعتراضات کا فرداً فرداً جائزہ لیا جاتا ہے۔

پہلا اعتراض

''دین اسلام نے کوئی ایسی نئی چیز پیش نہیں کی جو انسانیت کے لئے فائدہ مند ہو۔''

یہ دعویٰ جھوٹ اور اسلامی تعلیمات سے جہالت پر مبنی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ کریم اور سنت ِنبویہ ؐ کی تعلیمات انسانی زندگی کے تمام گوشوں پر محیط ہیں۔ انسان کا اپنے ربّ سے تعلق کیسا ہو؟ انسان کا خود اپنی ذات اور دیگر لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے، قرآنِ کریم اور سنت رسول اللہ ﷺ میں ان تمام پہلوؤں پر ہر قسم کی رہنمائی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ﴾ (النحل:۸۹)

''ہم نے یہ کتاب نازل کردی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے۔''

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ عقائد، معاملات، عبادات، نکاح و طلاق، فوجداری قوانین، عدالتی احکام، خارجی اور داخلی تعلقات جیسے جملہ مسائل کا جواب اُصولاً یا تفصیلاً اس میں موجود ہے۔ ان مسائل کے بارے ہدایت و رہنمائی حاصل کرنے کے لئے کسی حال میں اس سے باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ خود انصاف پسند غیر مسلموں نے بھی اسلامی شریعت کے اس امتیاز کو تسلیم کیا ہے۔ قرآنِ کریم اس حقیقت پر یوں مہر تصدیق ثبت کرتا ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدۃ:۳۰)

''آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کردیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی ہے اور اسلام کو تمہارے لئے دین کی حیثیت سے پسند کیا ہے۔''

◉ انسان کا اپنے ربّ کے ساتھ کیا تعلق ہونا چاہئے؟ اس کے بارے شریعت کا حکم یہ ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے سوا کسی کے سامنے سرِ عبادت نہ جھکایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَآيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرۃ:۲۱)

''اے لوگو! اپنے اس ربّ کی بندگی اختیار کرو جو تمہارا اور تم سے پہلے جو لوگ ہو گزرے ہیں، ان سب کا خالق ہے، تاکہ تم (جہنم کی آگ سے بچ سکو)۔''

◉ یہ اسلامی شریعت ہی تھی جس نے انسان کو سابقہ مذاہب کی پھیلائی ہوئی خرافات و توہمات سے نکلنے اور عقل وفطرت کے دلائل کی طرف رجوع کرنے کی تعلیم دے کر دلیل کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ﴾ (البقرۃ:۱۱۱)

''اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔''

◉ یہودیت ونصرانیت کے برعکس اسلام کی یہ نمایاں خصوصیت ہے کہ وہ گذشتہ تمام انبیا پر ایمان کو لازم قرار دیتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ آمَنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ

www.KitaboSunnat.com

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾ (البقرۃ:۲۸۵)

''رسول اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے ربّ کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اس رسول کے ماننے والے ہیں، اُنہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کرلیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ ''ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔ ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی۔ اے ہمارے ربّ! ہم تجھ سے معافی کے خواستگار ہیں اور تیری طرف ہی ہمیں پلٹ کر آنا ہے۔''

◉ اسلام ہی نے انسانیت کی فلاح کے لئے رفاہِ عامہ اور خیر و بھلائی کے اُمور میں کافر ومسلم کا فرق روا رکھے بغیر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کی تعلیم دی۔قرآنِ کریم میں ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(المائدۃ:۲)

''جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں، ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے ہیں، ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔''

◉ اور اسلام نے بلاتفریق ہر انسان کے سر پر عزت وشرف کا تاج رکھا۔اور یہ اسلام کا ایسا واضح امتیاز ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب بھی اس سلسلہ میں اسلام کا سہیم اور ہم پلہ نہیں ہے!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِيْ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا﴾ (الاسراء:۷۰)

''ہم نے آدم کی اولاد کو عزت وشرف عطا کی اور انہیں خشکی اور پانی میں سواری کے ذرائع مہیا کئے اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت ساری مخلوقات پر نمایاں فوقیت بخشی۔''

◉ حتیٰ کہ حیوانات کو بھی اپنی بے پایاں رحمتوں سے اسلام نے محروم نہیں کیا اور واضح تاکید کردی کہ ایک روز تمہارے ہر اچھے برے کام کا حساب ہوگا اور اس کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔اللہ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾

''پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی

www.KitaboSunnat.com

وہ اس کو بھی دیکھ لے گا۔'' (الزلزلۃ:۷،۸)

اُخروی جزا وسزا کا یہ تصور انسان کو ہر معاملہ میں انصاف کرنے اور ظلم سے باز رکھنے کے لیے جس قدر ممد ومعاون ہوسکتا ہے، دنیا کے بہترین فوجداری اور انتظامی قوانین بھی اس قدر کام نہیں دے سکتے۔ اسلام کا دیگر ادیان سے تقابل کرتے ہوئے ہر انصاف پسند انسان ایسی بے پناہ فوائد کی حامل متعدد چیزوں کا مشاہدہ کرے گا جو اس دین کا طرۂ امتیاز ہیں۔ فکری اور عملی اعتبار سے اسلام کی یہ تعلیمات ایسی منفرد ہیں کہ اس سلسلے میں دنیا کا کوئی مذہب اسلام کی ہم سری کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔

دوسرا اعتراض

''اسلام میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو شرارت آمیز اور انسانیت کے منافی ہیں۔''

یہ اعتراض بھی انتہائی لچر اور بے ہودہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی شریعت سرتا پا خیر ہے۔ آیئے اسلام کی خیر واصلاح پر مبنی تعلیمات پر ایک نظر ڈالئے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ﴾ (الانبیاء:۱۰۷)

''اے نبیؐ ہم نے تمہیں دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

◉ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کی بعثت کے فوائد کا ذکر کیا ہے جو انسانیت پر اسلام کا احسانِ عظیم ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''وہ پیغمبرؐ ان کے لئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اُتارتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔''

◉ اسلام نے جن اعلیٰ اخلاقیات اور عمدہ افعال کا حکم دیا ہے، ان کا ذکر قرآنِ کریم نے ان الفاظ میں کیا ہے:

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهِ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّأَسِيْرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ (الدھر:۸،۹)

''باوجودیکہ انہیں کھانے کی شدید خواہش اور حاجت ہو، مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ (اور ان سے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ کے لئے کھلا رہے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کسی شکریہ کے امیدوار ہیں۔''

◉ پسماندہ اور محروم افرادِ معاشرہ کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾

''یتیم پر سختی نہ کرو اور سائل کو نہ جھڑکو اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔'' (الضحیٰ:۹ تا ۱۱)

اور فرمایا:

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النساء:۱۱۴)

''لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ وخیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لئے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لئے کچھ کہے تو یہ البتہ بھلی بات ہے اور جو کوئی اللہ کی رضا کے لئے ایسا کرے گا، اسے ہم بڑا اَجر عطا کریں گے۔''

◉ عدل انصاف کا قیام جو انسانی معاشرہ کیلئے امن کا ضامن ہے، کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾

''مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے حوالے کردو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو، اللہ تمہیں نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔'' (النساء:۵۸)

◉ معاشرہ میں محبت وبقائے باہمی کے قیام کے لیے حسن اخلاق کی اہمیت مسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (القلم:۴) ''اور بلا شبہ تم اخلاق کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہو۔'' میں حسن اخلاق اور کئی دیگر صفات کو ہادی انسانیتؐ کے نمایاں وصف کے طور پر اس لیے ذکر فرمایا تاکہ ہم باہمی لین دین میں ان صفات کو سامنے رکھیں۔ اور نبی ﷺ کا فرمان ہے:

«ما من شيئ أثقل في ميزان المؤمن يوم القيمة من خُلُقٍ حَسَنٍ وإن الله ليبغض الفاحش البذي» (سنن ترمذی: رقم ۱۹۲۵، حسن صحیح)

www.KitaboSunnat.com

''روزِ قیامت ایک مؤمن کے ترازو میں حسن خلق سے بھاری کوئی اور چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ فحش اور بے ہودہ گو آدمی کو پسند نہیں کرتا۔''

اور فرمایا:

''جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے، وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے۔ جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہئے اور جس کا اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان ہے اسے چاہے کہ بھلی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔'' (بخاری:۵۵۵۹)

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

''مؤمنوں میں ایمان میں سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ اخلاق میں بہتر ہے۔''

(جامع ترمذی: رقم ۱۰۸۲ 'صحیح'، صحیح ابن حبان: ۳۴۵/۱۷)

فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

«من لا یرحم الناس لا یرحمه الله» (متفق علیہ، صحیح مسلم: ۴۲۸۳)

''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتے۔''

◉ اور اسلام نے دوسروں پر ظلم کرنے سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (البقرۃ:۲۷۰)

''اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہوگا۔''

«إن الله ليملي للظالم فإذا أخذه لم يفلته ثم قرأ:﴿وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهٗ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ﴾ (متفق علیہ، بخاری:۴۳۱۸)

''اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتے رہتے ہیں۔ پھر جب پکڑتے ہیں تو کوئی اس کی پکڑ سے بچ نہیں سکتا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے قرآنِ مجید کی یہ آیت پڑھی: ''اور تیرا ربّ جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ فی الواقع اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔''

انسانیت کو ظلم سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک بے گناہ انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا۔ چوری، ڈاکہ، اغوا جیسے انسانیت سوز جرائم کو حرام قرار دیا اور ان پر سنگین سزائیں تجویز کیں۔

www.KitaboSunnat.com

◉ اسلامی شریعت کی اعلیٰ خصوصیاتمیں سے ایک یہ ہے کہ اس نے ضبطِ نفس اور غصہ کو پی جانے کی بہت زیادہ تلقین کی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

«من كظم غيضا وهو قادر على أن ينفذه دعاه الله سبحانه على رؤوس الخلائق يوم القيمة حتى يخيِّره من الحور العين ماشاء»

''جو شخص غصہ کو پی جائے باوجودیکہ وہ بدلہ لینے پر قادر تھا، روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اسے ساری کائنات کے سامنے بلائیں گے اور اسے فرمائیں گے: ان موٹی موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے جو مرضی اختیار کرلو۔'' (سنن أبی داود:۴۱۴۷ وسنن ترمذی، 'حسن')

◉ اسلام کا ایک نمایاں وصف یہ ہے کہ اس نے غرور و تکبر سے منع کیا۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

«لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرّة من كبر . . . » (مسلم:۱۳۱)

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہوگا۔'' ایک شخص نے پوچھا: آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کا لباس خوبصورت ہو، اس کا جوتا خوبصورت ہو (تو کیا یہ بھی تکبر ہے؟) آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے، وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے، تکبر یہ ہے کہ حق کو ٹھکرا دیا جائے اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے۔

◉ شریعت نے دھوکہ دہی اور عہد شکنی سے منع کیا۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''تین آدمی ایسے ہیں کہ میں روزِ قیامت ان کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جو میرا نام لے کر عہد کرے اور پھر عہد شکنی کرے، اور دوسرا وہ شخص جو کسی آزاد انسان کو فروخت کرکے اس کی قیمت کھا جائے اور تیسرا وہ شخص جو کسی مزدور کو اُجرت پر لے کر اس سے پورا کام کرائے اور پھر اسے مزدوری نہ دے۔'' (صحیح بخاری:۲۰۷۵)

یہ ہیں وہ تعلیمات جو انسانیت کا حسن اور اسلام کا خاصہ ہیں۔ اس قدر اعلیٰ اخلاقی اور عملی تعلیمات کو شر اور انسانیت کے منافی قرار دینا اس شدید بغض کا پتہ دیتا ہے جو اسلام کی حقانیت اور مغرب میں اسلام کی مقبولیت کے باعث ایک بڑے خوف کی شکل اختیار کرگیا ہے!

تیسرا اعتراض

پوپ بینی ڈکٹ نے اپنی تقریر میں یہ دعویٰ بھی کیا:

www.KitaboSunnat.com

''اسلام اپنے ماننے والوں کو غیر مسلموں کے ساتھ بداخلاقی اور بُرے رویہ کی تعلیم دیتا ہے۔''

یہ دعویٰ بھی باطل اور اسلامی تعلیمات وتاریخی حقائق کے سراسر خلاف ہے۔ قرآنِ کریم کی متعدد آیات اور رسول اللہ ﷺ کے بے شمار فرامین ــــ جن میں دوسروں کے ساتھ حسن معاملہ، حسن اخلاق اور نیک برتاؤ کا حکم دیا گیا ہے ــــ چیخ چیخ کر اس بے بنیاد دعویٰ کو باطل ثابت کررہے ہیں۔ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے:

﴿ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبىٰ وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ﴾ (النحل:۹۰)

''اللہ تعالیٰ عدل اور احسان اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے۔''

اس مختصر سی آیت میں عدل، احسان اور صلہ رحمی؛ تین ایسی چیزوں کا حکم دیا گیا ہے جن پر پورے انسانی معاشرے کی اصلاح کا انحصار ہے۔ اور ان کے مقابلہ میں تین ایسی برائیوں سے روکا گیا ہے جو انفرادی حیثیت سے افراد کو اور اجتماعی حیثیت سے پورے معاشرے کے لئے سم قاتل ہیں۔ قرآنِ کریم نے بار بار فیاضانہ برتاؤ، خوش خلقی اور ہمدردانہ رویہ کی تعلیم دی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَأَحْسِنُوْا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (البقرۃ: ۱۹۵)

''احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿إِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (التوبہ:۱۲۰)

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

«في كل كبد رطبة أجر» (صحیح بخاری:۲۱۹۰)

''ہر زندہ چیز کے ساتھ احسان کا برتاؤ کرنے میں اجر ہے۔'' ☆

☆ اس سلسلے کی مزید تفصیلات کے لئے محدث کے سابقہ شمارۂ ستمبر میں شائع شدہ مضمون 'اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق' کا مطالعہ کریں جس کا دوسرا حصہ اس شمارہ میں بھی شائع ہورہا ہے۔ ادارہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا اعتراض

پوپ نے اپنے خطاب میں یہ دعویٰ بھی کیا کہ

''اسلام تلوار کی نوک پر پھیلا ہے۔''

جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام نے اپنے مخالفین کو زبردستی دین میں داخل کیا۔ یہ ایسا دعویٰ ہے جو شرعی نصوص اور حقیقت کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن وسنت کی کوئی ایک نص بھی ایسی نہیں ہے جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے کہ اسلام تلوار کے زور پر لوگوں کو اپنی حقانیت کا اقرار کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ بلکہ قرآن وسنت کی تعلیمات بالکل اس کے برعکس ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾ (البقرۃ:۲۵۶)

''دین کے معاملہ میں کوئی زور زبردستی نہیں۔ صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے۔''

وہ دین جو یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کو جائز قرار دے اور ان کا ذبیحہ کھانے تک کی اجازت دے اور غیر مسلموں کو اسلامی مملکت کی رعایا تسلیم کرے، اس کے بارے میں یہ الزام کتنا مضحکہ خیز ہے کہ وہ لوگوں کو زبردستی مسلمان کرتا ہے۔ قرآنِ مجید کی نص ہے کہ

﴿اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ أُوْتُوْا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا أٰتَيْتُمُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْ أَخْدَانٍ﴾ (المائدۃ:۵)

''آج تمہارے لئے تمام پاک چیزیں حلال کردی گئیں ہیں۔ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے۔ اور عصمت مآب عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں، خواہ وہ اہل ایمان کے گروہ سے ہوں، یا ان قوموں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی، بشرطیکہ تم ان کے مہر ادا کرکے نکاح میں ان کے محافظ بنو، نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنائیاں کرو۔''

اسلامی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ یہود و نصاریٰ میں سے اہل ذمہ صدیوں مسلمانوں کے ساتھ رہے اور معمولی سے جزیہ کے عوض اُنہیں دین، جان و مال اور عزت کے تحفظ کی مکمل

ضمانت حاصل تھی اور اسلامی حکومت کے زیر سایہ اُنہیں تمام شہری حقوق میسر تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اُنہوں نے اپنے ہم مذہبوں کے ممالک میں جانے کی بجائے اسلامی مملکت میں رہنے کو ترجیح دی۔اور تاریخ نے یہ حسین نظارہ بھی دیکھا کہ جب دنیا کے پاس قرآن وسنت کی صحیح دعوت پہنچی، پیغمبر اسلام ﷺ کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کے قولی دلائل اور براہین قاطعہ اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تو اُنہوں نے اس سرعت کے ساتھ اسلام کے سایۂ عاطفت میں پناہ لی کہ صرف ایک صدی کے اندر پوری دنیا کا چوتھائی حصہ مسلمان ہوگیا اور پھر اس کے بعد انڈونیشیا، ملائیشیا اور وسطی افریقہ کے پورے پورے علاقے حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔

اور آج جب کہ اسلام کی تلوار کند ہوچکی ہے اور یورپ کی تلوار بے گناہوں کے خون سے سرخ ہورہی ہے، تو کون سی وہ قوت ہے جو امریکہ اور یورپی ممالک کے لاکھوں انسانوں کو کفر کے اندھیروں سے نکال کر حلقہ بگوشِ اسلام ہونے پر مجبور کررہی ہے؟ بتائیے، آج کون سی وہ تلوار ہے جو اُنہیں اسلام قبول کرنے پر آمادہ کررہی ہے؟ تو دراصل دنیا میں بڑی تیزی سے اسلام کے پھیلنے کا حقیقی سبب اس کے وہ جامع دلائل اور رواداری پر مبنی تعلیمات ہیں جن پر یہ دین مشتمل ہے۔مسلمانوں کی تاریخ میں ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں آیا کہ اُنہوں نے لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانے کے لئے کوئی تفتیشی عدالتیں قائم کی ہوں۔اس کے بالمقابل عیسائی اشرافیہ طبقہ نے اس سلسلہ میں جو کردار پیش کیا، وہ تاریخی حوالہ جات کے ساتھ صدیوں پر محیط ایک طویل تاریخ ہے جس کا ورق ورق عیسائیوں اور غیر عیسائیوں کے خون سے سرخ ہے۔

پانچواں اعتراض

پوپ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ''اسلام کی بعض تعلیمات عقل کے منافی ہیں۔''

یہ محض دعویٰ ہی ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔حقیقت یہ ہے کہ عقلِ صحیح اور اسلامی احکام میں تضاد اور منافات ممکن ہی نہیں ہے۔ اسلام کے تمام احکام، انسانی مصالح اور انسانی عقلوں کے مطابق ہیں۔ اسلام نے اپنے تمام احکام اور عقائد کے لئے ہر جگہ عقلی دلائل پیش کئے ہیں۔قرآنِ کریم تو بار بار اس بات پر زور دیتا ہے کہ سارا دین عقل پر مبنی ہے۔ وہ انسان کو غور وفکر کی دعوت دیتا ہے اور افراد کی بجائے دلیل کی اہمیت کا قائل ہے۔قرآنِ مجید کی درج ذیل تصریحات اس حقیقت کا بین ثبوت ہیں:

www.KitaboSunnat.com

﴿كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (البقرة:۲۴۲)

''اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام تمہیں صاف صاف بتاتا ہے، تاکہ تم عقل سے کام لو۔''

﴿لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ (الانبیاء:۱۰)

''لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب بھیجی ہے، جس میں تمہارا ہی ذکر ہے، پھر تم سمجھتے کیوں نہیں۔''

لوگوں کا دین حق کی ہدایت نہ پانے اور اس کے نتیجہ میں آگ کے عذاب سے دوچار ہونے کی وجہ قرآنِ مجید کی رو سے یہ ہے کہ اُنہوں نے قرآنِ مجید کے دلائل پر غور کیا نہ ان دلائل کو سمجھنے کے لئے اپنی عقل ہی استعمال کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دوزخیوں کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ أَصْحٰبِ السَّعِيْرِ﴾ (الملک:۱۰)

''اور وہ کہیں گے، کاش ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے۔''

قرآنِ مجید نے عقلی دلائل کا ایک نقشہ پیش کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا واضح ثبوت ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِى تَجْرِىْ فِيْ الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ﴾ (البقرة:۱۶۴)

''بے شک آسمان و زمین کی ساخت میں، رات اور دن کے پیہم ایک دوسرے کے بعد آنے میں، ان کشتیوں میں جو انسانوں کے نفع کی چیزیں لئے ہوئے دریاؤں اور سمندروں میں چلتی پھرتی ہیں، بارش کے اس پانی میں جسے اللہ اوپر سے برساتا ہے، پھر اس کے ذریعے سے زمین کو زندگی بخشتا ہے اور اپنے اسی انتظام کی بدولت زمین میں ہر قسم کی جان دار مخلوق کو پھیلاتا ہے، ہواؤں کی گردش میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں، ان میں البتہ ان لوگوں کیلئے واضح نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔''

www.KitaboSunnat.com

یعنی انسان اگر ضد اور تعصب سے آزاد ہو کر عقل سے کام لیتے ہوئے ان آثار پر غور کرے تو وہ اپنے تئیں اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور پائے گا کہ یہ عظیم الشان نظام ایک ہی خالق عظیم کے زیرانتظام ہے۔ وہ بلا شرکت غیرے اس پورے اختیار واقتدار کا تنہا مالک ہے، لہٰذا وہی درحقیقت خدائی اور اُلوہیت کا مستحق ہے۔ یہاں یہ حقیقت بھی واضح رہے کہ عقل کا دائرۂ کار صرف ہمارے حواس اور وجدان پر منحصر ہے۔ جذبات سے مغلوب ہونا، تعصّبات کے زیر اثر آنا اور حالات سے متاثر ہونا وغیرہ جیسی آفات ہمیشہ سے عقل کے ساتھ لگی ہیں۔ اور ان آفات سے بچنے کے لیے ہی اللہ تعالیٰ نے وحی کو اس کا رہنما بنایا ہے۔

چھٹا اعتراض

''اسلام نے دعوت کے لئے کوئی تشفی بخش اور قابل تسلیم ڈھنگ اختیار کرنے کی بجائے دھونس اور تشدد کا اسلوب اختیار کیا ہے۔''

یہ دعویٰ بھی نہ صرف قرآن وسنت کی واضح نصوص کے خلاف ہے بلکہ اس عملی تاریخ کے بھی منافی ہے جو اس سلسلہ میں مسلمانوں نے رقم کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تُجَادِلُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (العنکبوت:۴۶)

''اور اہل کتاب سے بحث نہ کرو، مگر عمدہ طریقہ سے۔''

اور فرمایا:

﴿أُدْعُ إِلىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِى هِيَ أَحْسَنُ﴾ (النحل:۱۲۵)

''اے نبیؐ! اپنے ربّ کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔''

فرعون کے دربار میں دعوتِ حق پیش کرنے کے لئے بھیجتے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون کو جو یہ وصیت کی تھی: ﴿ فَقُوْلَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشٰى﴾ ''اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا، شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے۔'' اسے اس لئے قرآن کا حصہ بنا دیا کہ ہم اس حکیمانہ اُسلوبِ دعوت کی اقتدا کریں اور اسے کارگاہِ عمل میں لائیں۔

اور ایسے ہی موقع کے لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

«إن الله رفيق يحب الرفق في الأمر كله ويعطي على الرفق ما لا يعطي على العنف وما لا يعطى على ما سواه، ولا يكون الرفق فى شيىء إلا زانه ولا ينزع من شيىء إلا شانه» (مسلم:۴۶۹۷،۴۶۹۸)

''اللہ تعالیٰ نرم ہے اور ہر معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نرم روی پر جو کچھ عطا کرتے ہیں، وہ نہ تلخ روی پر عطا کرتے ہیں اور نہ اس کے علاوہ کسی اور کام پر عطا کرتے ہیں۔ جس چیز میں بھی نرمی کا رویہ کارفرما ہو، وہ چیز حسین بن جاتی ہے اور جو چیز اس وصفِ رفق سے محروم ہوجائے، وہ چیز بدنما ہوجاتی ہے۔''

اور فرمایا: «من يحرم الرفق يحرم الخير» (مسلم:۹۴۴۶)

''جو شخص رفق و آسانی سے محروم ہوجائے، اسے ہر طرح کی خیر و برکت سے محروم کردیا جاتا ہے۔''

حقیقت یہ ہے کہ غلو و تشدد سے گریز، دھونس و تلخ روی سے اجتناب اور رِفق و آسانی کو اختیار کرنا شریعتِ اسلامیہ کا عمومی مزاج ہے۔ جس کو اسلام نے ہر معاملہ خصوصاً دعوت کے میدان میں پیش نظر رکھا ہے۔ اور نبی ﷺ نے خصوصاً اس پر زور دیا ہے۔ فرمانِ رسالتؐ ہے:

«من أحب أن يزحرح عن النار و يدخل الجنة فلتأته منيته وهو يؤمن بالله واليوم الآخر وليأت إلى الناس الذي يحب أن يؤتى إليه» (مسلم:۳۴۳۱)

''جو شخص چاہتا ہے کہ جہنم سے بچ کر جنت میں داخل ہوجائے تو اسے موت اس حال میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ لوگوں کے ساتھ ویسا ہی رویہ روا رکھتا ہو جیسا کہ وہ چاہتا ہو کہ لوگ اس کے ساتھ روا رکھیں۔''

جس دین کی یہ تعلیمات ہوں، اسے شدت پسندی کا طعنہ صرف وہی شخص دے سکتا ہے جو سرے سے اس دین کی تعلیمات سے ناواقف ہے یا پھر وہ اسلام کے بارے میں اندھے تعصب و عناد میں مبتلا ہے۔

ساتواں اعتراض

پوپ بینی ڈکٹ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ

''اسلامی عقیدہ کی رو سے اللہ تعالیٰ سب سے برتر اور بلند ذات نہیں ہے۔''

یہ دعویٰ بھی اسلام پر بہت بڑا بہتان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اہل اسلام اللہ تعالیٰ کو تمام

صفاتِ کمال سے متصف سمجھتے ہیں اور ان تمام صفات کی اللہ تعالیٰ کی ذات سے نفی کرتے ہیں، جن میں کسی قسم کا کوئی نقص اور عیب ہے اور قرآن وسنت میں ہمیں اسی بات کی تعلیم دی گئی ہے۔فرمانِ الٰہی ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (الشوریٰ:۱۱)

''کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں، وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الأَعْلٰى وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (النمل:۶۰)

''اور اللہ کیلئے سب سے برتر صفات ہیں، وہی تو سب پر غالب اور حکمت میں کامل ہے۔''

سورۃ الاحد میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۞ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۞ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ ''کہو: وہ اللہ ہے یکتا، اللہ سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد اور کوئی اس کا ہم سر نہیں ہے۔''

حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا قرار دینے اور اُنہیں بشریت سے اٹھا کر مقام اُلوہیت پر فائز کرنے والوں کو اسلام کے بارے میں ایسی ہرزہ سرائی زیب نہیں دیتی۔

آٹھواں اعتراض

نیز پوپ کا یہ دعویٰ کہ ''مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا ارادہ عقل کے ساتھ مربوط نہیں ہے۔'' بھی حقیقت وامر واقعہ کے خلاف ہے۔

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کی ذات حکیم ہے اور حکیم سے مراد وہ ذات ہے جو تمام اُمور کو ان کے مقامات پر رکھتا ہے اور ہر واقعہ کے ساتھ اس کے حسبِ حال معاملہ کرتا ہے۔ اس کی وضاحت خود اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کی ہے:

﴿وَمَا مِنْ إِلٰـهٍ إِلَّا اللّٰهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (آلِ عمران:۶۲)

''اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور وہ اللہ ہی کی ہستی ہے جس کی طاقت سب سے بالا اور جس کی حکمت نظامِ عالم میں کارفرما ہے۔''

اور قرآنِ مجید کے بارے میں فرمایا:

﴿كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ﴾ (ہود:۱)

''یہ کتاب ہے جس کی آیات پختہ حقیقت پر مبنی اور حکیم و خبیر ذات کی طرف سے مفصل ارشاد ہوئی ہیں۔''

پورے نظامِ عالم میں حکمتِ خداوندی کی یہ کارفرمائی ارادہ و عقل کے مابین ربط کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے!!

نواں اعتراض

''مسلمانوں کے نزدیک اللہ پر لازم نہیں ہے کہ وہ ہمارے لئے حقیقت کو واشگاف کرے۔''

جبکہ اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا انسانوں پر احسان اور اس کی رحمت ہے کہ اس نے ان کے لئے راہِ حق کو صاف صاف واضح کر دیا ہے اور راہِ مستقیم کی واضح نشاندہی فرما دی ہے اور اُنہیں گمراہی سیکھنے کا حکم دیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ﴾ (البقرہ:۱۸۷)

''اسی طرح اللہ اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے، تاکہ وہ غلط رویہ سے باز آجائیں۔''

اور فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُوْنَ﴾

''اور اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ لوگوں کو ہدایت دینے کے بعد پھر گمراہی میں مبتلا کرے جب تک کہ اُنہیں صاف صاف بتا نہ دے کہ کن کن چیزوں سے بچنا چاہئے۔''

اور فرمایا:

﴿سَنُرِيْهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِيْ أَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ﴾

''عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور ان کے اپنے نفس میں بھی یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ یہ قرآن واقعی برحق ہے۔ کیا یہ بات کافی نہیں ہے کہ تیرا ربّ ہر چیز کا شاہد ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُوْنَ﴾ (البقرۃ:۹۹)

''ہم نے آپ کی طرف ایسی آیات نازل کی ہیں جو صاف صاف حق کا اظہار کرنے والی ہیں اور ان کی پیروی سے صرف وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو فاسق ہیں۔''

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا﴾

''لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے دلیل روشن آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایسی روشنی بھیج دی ہے جو تمہیں صاف صاف راستہ دکھانے والی ہے۔'' (النساء:۱۷۴)

﴿يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوْا وَاللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ (النساء:۱۷۵،۱۷۶)

''اللہ تمہارے لئے احکام کی توضیح کرتا ہے تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿إِنَّا خَلَقْنَا الإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنَٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُوْرًا * إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَّسَعِيْرًا * إِنَّ الأَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا﴾

''ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ اس کا امتحان لیں اور اس غرض کے لئے ہم نے اسے دیکھنے اور سننے والا بنایا۔ ہم نے اسے راستہ دکھایا، اب وہ شکر کرنے والا بن جائے یا ناشکرا، بے شک کفر کرنے والوں کے لئے ہم نے زنجیریں، طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے۔ نیک لوگ جنت میں شراب کے ایسے پیالے پئیں گے، جن میں آبِ کافور کی آمیزش ہوگی۔'' (الدھر:۲ تا ۴)

آخر میں تمام انسانوں کو خواہ وہ کسی بھی دین، مذہب اور علاقہ سے تعلق رکھتے ہوں، دعوت دیتا ہوں کہ وہ قرآنِ کریم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی طرف رجوع کریں تاکہ اُنہیں معلوم ہو کہ اسلام کن عمدہ تعلیمات، بلند اخلاق اور اعلیٰ عقائد پر مشتمل ہے۔ اور کیسے قطعی اور تشفی بخش دلائل اپنے دامن میں رکھتا ہے۔ میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اسلام کے متعلق کسی بھی طرح کی معلومات کیلئے اسلام مخالف مصادر اور سیاسی و جدید رجحانات سے متاثر ذرائع پر قطعاً اعتماد نہ کریں۔ وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ و صحبہ وسلم

اطلاع: بعض ادارتی وجوہ کی بنا پر محدث کا تازہ شمارہ نمبر ۳۰۴ بابت اکتوبر ونومبر ۲۰۰۶ء مشترکہ طور پر شائع کیا جارہا ہے جس کے لئے ہم اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ ادارۂ محدث

www.KitaboSunnat.com